سوال

(326) بیٹوں کی موجودگی میں پوتے کو حصہ دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد نے وصیت کرتے ہوئے کہا کہ میرا بڑا شادی شدہ بیٹا تو جائیداد کے حصہ کی خواہش لیے اس دنیا سے رخصت ہو گیا لہٰذا تم نے مرحوم بیٹے کی بجائے میرے پوتے کو جائیداد سے حصہ دینا کیا ہم پوتے کو بھی جائیداد سے حصہ دینے کے پابند ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرنے کے بعد ترکہ کی تقسیم میں یہ اصول رکھا گیا ہے کہ قریبی رشتہ دار کی موجودگی میں دور کا رشتہ دار محروم ہوتا ہے، امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''پوتے کی وراثت جبکہ بیٹا نہ ہو۔'' [1] پھر اسے ثابت کرنے کے لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول پیش کیا ہے کہ پوتا بیٹے کی موجودگی میں وارث نہیں ہوتا، پھر ایک حدیث ذکر کی ہے جسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مقررہ حصے، حصے داروں کو دینے کے بعد جو بچ جائے وہ میت کے قریبی مذکر رشتے داروں کو دیا جائے گا۔'' [2]

قریبی مذکر رشتہ دار کا ذکر اس لیے کیا گیا ہے کہ دور والے رشتہ دار، قریبی رشتہ داروں کی موجودگی میں محروم ہوں گے، اس بنا پر یہ طے شدہ اصول ہے کہ بیٹوں کی موجودگی میں پوتے کو کچھ نہیں ملتا خواہ پوتا یتیم ہی کیوں نہ ہو، شریعت نے اس کا حل یہ پیش کیا ہے کہ فوت ہونے والا وصیت کے ذریعے اپنی جائیداد سے کچھ حصہ نامزد کر دے، یہ کچھ حصہ کسی صورت میں ۳/۱ سے زیادہ نہیں ہونا چاہیے۔ صورت مسؤلہ میں مرحوم کی وصیت غلط ہے، اس پر عمل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی پوتے کی بہنوں کو وراثت سے کچھ ملے گا۔ ہاں اگر شرعی ورثا اپنی مرضی سے کچھ یتیم بچوں اور بچیوں کو دینا چاہیں تو اس پر شرعاً کوئی قدغن نہیں ہے لیکن وراثت سے انہیں بیٹوں کی موجودگی میں کچھ نہیں ملے گا۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح بخاری، الفرائض، باب نمبر۷۔

[2] صحیح بخاری، الفرائض، ۶۷۳۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:295

محدث فتویٰ